رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

مدینۃ المسیح

کئی روز سے متواتر بارش ہو رہی ہے۔ جس سے موسم کے خوشگوار ہونے کے علاوہ فصلوں کو بھی بہت بڑا فائدہ پہنچ رہا ہے ٭

جناب ماسٹر محمد الدین صاحب آج کل قائم مقام سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کے کام کر رہے ہیں ٭

اس دفعہ طلبار کو تحصیل چندہ کے لئے رسید بکیں دی گئی ہیں۔ احباب چندہ دیکر ان کی حوصلہ افزائی فرمادیں ٭

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے گھر سے کچھ دن کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہیں

اخبار احمدیہ

مسجد احمدیہ لاہور لاہور کے احباب مسجد بنانے کے لئے خاص کوشش اور ہمت سے کام لے رہے ہیں۔ اس وقت تک ساڑھے سات ہزار روپیہ نقد جمع ہو چکا ہے جناب میاں شمس الدین صاحب تاجر چرم لاہور نے نہایت فراخدلی سے مبلغ پانچ ہزار روپیہ برائے تعمیر مسجد احمدیہ لاہور عطا فرمایا۔ اور اسی طرح میاں محمد امین صاحب تاجر چرم نے مبلغ پانصد روپیہ اس فنڈ میں ادا کیا۔ جزاک اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ان کے مالوں میں برکت دے ٭

مونگ (ضلع گجرات) میں تبلیغ۔ خوش قسمتی سے جماعت احمدیہ مونگ و مضافات کو مولوی محمد صدر الدین صاحب فاضل میسر آگئے ہیں جنکو ابلاغ حق میں مولا کریم نے ایک خاص جوش عنایت فرمایا ہے۔ اور بہت ساری قربانی کرنے کے بعد حاصل ہوا ہے۔ چنانچہ اسی واسطے انہوں نے موضع مونگ میں تبلیغی اجلاس کا انتظام کر لیا ہے۔ اور مورخہ ۲۸ جولائی کی رات کو بعد از نماز عشاء میاں اللہ داد صاحب احمدی کے مکان پر شمالی اور غربی محلہ کے باشندوں کو تکلموا الناس علیٰ قدر عقولھم کے مطابق مولوی صاحب نے ایک جامع تقریر کی اور پہلے اپنا عقیدہ اور محمد رسول اللہ کے ساتھ محبت اور حضرت امام علیہ السلام کا تعلق نبی کریم کے ساتھ ظاہر فرمایا پھر لوگوں کو توجہ دلائی کہ فیصلے کے واسطے قرآن کی طرف آنے کا حکم ہے۔ اسواسطے مولویصاحب نے قرآن کریم ہی سے ثابت کیا کہ محمد رسول اللہ کے بعد نبی آسکتا ہے۔ اور نبی کے آنے ہی سے نبی کریم کی عزت ہے۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام کی عدم ضرورت کو ثابت کیا کہ تبلیغ کا کام قرآن کریم نے اُمت محمدیہ کے ذمہ لگایا ہے اسواسطے اسلام کی حویلی کے اندر غیر نہیں آسکتا۔ اب عیسیٰ

خواہ مرے یا جئے۔ ہمیں اس سے کوئی کام نہیں۔ پھر ضرورت امام کو ثابت کیا کہ حکیم کی ضرورت بیماری کے وقت ہوتی ہے پھر امام مہدی کے نشانات بیان کئے۔ بعد ازاں ثابت کیا کہ حضرت مرزا صاحب ہی ان نشانات کے مصداق ہیں۔ اور ان کے ہی ملنے میں اب دنیا کی نجات ہے۔ تین گھنٹہ تقریر کے بعد جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ اور لوگوں نے توجہ سے سُنا۔ خاکسار غلام رسول ٹھرڈ ماسٹر حال رخصتی از مونگہ سکول ۲۰ء

ولادت

برادر محمد عثمان صاحب لکھنوی کے ہاں ۱۸ر جولائی کو لڑکا پیدا ہوا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے ۔

مولوی محمد علی کے عقائد سے بیزاری

حافظ عبداللہ صاحب ٹبہ معماراں سیالکوٹ سے بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی لکھتے ہیں کہ بندہ نے ۲۲ر اکتوبر ۱۹۱۶ء ایک خط بیعت کا خدمت عالیہ میں ارسال کیا۔ لیکن ایک شریر نے مجھے دہوکہ دیکر بیعت فسخ کرادی۔ اور غیر مبائعین میں شامل کر لیا۔ لیکن اب تحقیقات کے بعد ثابت ہو گیا۔ کہ لاہوری پارٹی بالکل ناحق پر ہے۔ لہذا خدمت عالیہ میں گذارش کرتا ہوں کہ بندہ کو برائے خدا معاف کر کے بیعت قبول کی جائے۔ اور میرے لئے دُعا فرمائی جاوے ۔

ایک افسوسناک حادثہ

برادر شیخ عبیداللہ صاحب بٹالوی لاہور سے لکھتے ہیں کہ شیخ مقبول احمد صاحب احمدی کلانوری ریلوے گارڈ اپنی نوکری پر جا رہے تھے۔ کہ ایک شنٹنگ انجن کے نیچے آکر ان کی دائیں ٹانگ گھٹنے تک اور بائیں کا پنجہ کٹ گیا ہے۔ ان کے دو چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ احباب ان کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا کریں ۔

درخواست دُعا

برادر منشی محمد امین صاحب سجاوی ضلع لورالائی (بلوچستان) سے اپنی مشکلات کے رفع اور دین و دنیا میں ترقی کے لئے اور برادر محمد الدین صاحب دولووال سے اپنی بیوی کی صحت کے لئے۔ مولوی عبدالسلام صاحب کاٹھ گڑھ اپنی بیوی اور بچی کے لئے جو کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ عبدالرحمٰن صاحب نوشہروی اپنی صحت کے لئے۔ پیر غلام غوث محمد صاحب گوئیکی اپنے لڑکے محمد عبداللہ کی صحت کے لئے۔ ماسٹر شیر عالم صاحب ٹیچر کنجاہ دین و دنیا میں فلاح کے لئے دُعا کے طالب ہیں۔ احباب ان سب کے لئے دعا فرماویں ۔

درخواست نماز جنازہ

محمد حسن صاحب متعلم ہائی سکول قادیان اپنے والد کے جو مخلص اور پرانے احمدی تھے۔ اور میر بخش صاحب پٹواری اپنی اہلیہ کے اور خدا بخش صاحب اپنی والدہ کے فوت ہونے کی اطلاع دیتے ہیں۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ اور مرحومین کے لئے دُعائے مغفرت کریں ۔

نظم

خدا خود اس کا عاشق ہے جو عاشق ہی محمد کا

(از جناب محمد اللہ عار علیخان صاحب گوہر۔ رام پوری)

خدا نے آپ ہی کھولا ہے عقدہ میم احمد کا
ید اللہ کر دیا جب سے مرادف آپ کے ید کا

خدایا عشق ہو ایسا مجھے روئے محمد کا
کہ منظر طور کا پہلا قدم ہو میرے مقصد کا

مقام مدح عالی ہے نہیں پہلو خوشامد کا
خدا خود اس کا عاشق ہے جو عاشق ہی محمد کا

عیاں ہے مرتبہ اس سے مقام مدح احمد کا
کہ قرآن آئنہ ہے حسن اخلاق محمد کا

نہ ہے رفعت یہ رتبہ ہے شہید حسن احمد کا
کہ برق طور ہر ذرہ بنا ہے خاک مشہد کا

الف اللہ اکبر آدم و احمد میں یکساں ہے
یہی ہے سر اعظم خلقت انساں کی ابجد کا

میری آنکھوں میں پھرتے ہیں گلی کوچے مدینہ کے
نہیں پتلی یہ نقشہ ہے تیرے روضہ کے گنبد کا

نرالا فلسفہ ہے عشق کا۔ بحبکم اللہ نے
مٹایا فرق باہم ذات مطلق اور مقید کا

بڑے آرام سے سوتے ہیں وہ آغوش رحمت میں
جنہیں تقدیر سے پہلو ملا ہے تیرے مرقد کا

لوائے دار حمد و رحمۃ للعلمین تو ہے
ازل سے کیوں نہ ہوتا غلغلہ پھر تیری آمد کا

تیرے کوچہ کا ہر ہر ذرہ رشک حور و غلماں ہے
مدینہ نام ہے دراصل فردوس مخلد کا

شریعت تیری دین القیمہ ہے حکم آخر ہے
قیامت تک رہیگا دور دورہ تیری مسند کا

ملا تھا صرف تجھ کو ہی نجات عام کا نسخہ
لہذا ہر نبی تھا مژدہ آور تیری آمد کا

محمد صورت و سیرت میں ابراہیم ثانی تھا
تقدس میں و لیکن فخر تھا اپنے اب وجد کا

نبی احمد آخر زماں ظل محمد تھا
نہ پہچانا اسے جسنے کہا سایہ نہ تھا قد کا

حریم عشق احمد بحر عصیاں سے بچاتا ہے
یہ ہے وہ بند جسکو ڈر نہیں سیلاب کی زد کا

محافظ اے جری اللہ تو ہے ہر ثغر میں
مُعلم جہاں ستی میں ہے تو ہر جزر و مد کا

نہیں کچھ اور خواہش اے نبی اللہ گوہر کی
تمنا تیرے مولد کی ہے ارماں تیرے مرقد کا

فہرست نو مبائعین

بابت ماہ جولائی ۱۹۱۷ء

۸۷۲ - شیخ عبدالکریم صاحب نو مسلم - - ضلع گورداسپور
۸۷۳ - محمد حسن صاحب - " " ریاست پٹیالہ
۸۷۴ - فضل حق صاحب - " " ضلع گورداسپور
۸۷۵ - فضل قادر صاحب " " " قادیان
۸۷۶ - محمد الدین صاحب " " تخت ہزارہ
۸۷۷ - امیر الدین صاحب - " " " "
۸۷۸ - عبدالحق صاحب " " " " پونا
۸۷۹ - مرزا گل محمد صاحب - " " قادیان
۸۸۰ - کرم دین صاحب " " " ضلع گورداسپور
۸۸۱ - مراد علی صاحب راجپوت " " " قادیاں
۸۸۲ - محمد بخش صاحب " بھینی متصل "
۸۸۳ - سید نذیر احمد صاحب "

بیعت خلافت

حافظ محمد پہلوان صاحب ضلع ملتان + میاں عبدالخالق صاحب ابن مولوی غلام حسن صاحب پشاوری بہادر علی صاحب - جینڈ + رحمت علی صاحب - ضلع گورداسپور

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)

الفضل

قادیان دار الامان - ۷ / اگست ۱۹۱۷ء

الہ آباد یونیورسٹی توجہ کرے

ایک اسلامی اخبار کے جہاں اور بہت سے فرائض ہیں۔ وہاں اس کا ایک بہت بڑا فرض راعی اور رعایا۔ حاکم اور محکوم کے تعلقات کو مضبوط اور خوشگوار بنانا بھی ہے۔ کیونکہ اسلام اولوالامر منکم کی سچے دل سے اطاعت اور فرمانبرداری کرنے کی بڑے زور سے تاکید کرتا۔ اور اسے ایک مذہبی فرض قرار دیتا ہے لیکن چونکہ یہ فرض اسی صورت میں احسن طور پر پورا ہو سکتا ہے۔ جبکہ رعایا کے کسی احساس کو صدمہ نہ پہنچے یا اگر کسی وجہ سے کوئی ایسی بات پیدا ہو جائے۔ تو فوراً اس کا ازالہ کر دیا جاوے اسلئے آج ہم الہ آباد کی سرکاری یونیورسٹی کے ارباب حل وعقد کی خدمت میں اسی غرض کو پیش نظر رکھ کر ایک گذارش کرنا چاہتے ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں کہ بہت جلدی اس کیطرف توجہ فرمائی جائیگی۔

ہمیں متعدد اخبارات میں یہ پڑھکر سخت افسوس ہوا۔ کہ میکمیلن ریڈر حصہ پنجم میں جو الہ آباد یونیورسٹی کے کورس میں داخل ہے۔ ایک سبق "دی لیڈی فاطمہ" کے عنوان سے لیا درج ہے جسمیں بنت رسول مقبول فاطمۃ الزہرا کی شان اقدس میں بعض ناگوار اور رنج دہ فقرات مندرج ہیں۔ چونکہ ہماری غرض صرف کارکنان یونیورسٹی کو ان فقرات کی طرف توجہ دلانا ہے جو یقیناً ان سے واقف ہونگے۔ نہ کہ ان کی اشاعت سے ایسے اصحاب کے جذبات تک صدمہ پہنچانا مقصود ہے۔ جن کی نظر سے ابھی تک وہ نہیں گذرے۔ اس لئے یہاں ہم انہیں نقل نہیں کرینگے۔ البتہ ضرور کہینگے کہ ہمارے جان و مال عزت و آبرو سے پیارے اور عزیز نبی کے لخت جگر کے متعلق ایسے فقرات کا استعمال کرنا اور وہ بھی ایک ایسی ریڈر میں جو یونیورسٹی کے نصاب میں داخل ہو مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو سخت مجروح اور ان کی غیرت قومی کا بہت کڑا امتحان لینا ہے۔ دنیا میں ایک ذلیل سے رذیل قوم کے لوگ بھی اپنی ما بہنوں کی نسبت دل آزار کلمات سنکر برداشت نہیں کر سکتے۔ پھر اگر کوئی ان کے بزرگوں کی ما بہنوں کی ذات پر کسی قسم کا حملہ کرے۔ تو اس وقت تو وہ بالکل ہی آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ مگر نہ معلوم مسلمانوں ایسی باغیرت اور باعزت قوم کی (جس کا مصنف ریڈر کو بھی اعتراف ہوگا) ایک نہایت ہی پاک اور مقدس خاتون کی شان میں ایسے ناپاک الفاظ استعمال کرنے کیوں روا رکھے گئے ہیں۔ اور کیوں اس بات کا خیال نہیں کیا گیا کہ اس سے مسلمانوں کو بہت زیادہ تکلیف اور رنج ہوگا۔ پھر اگر مصنف صاحب نے کسی وجہ سے ان فقرات کا استعمال کرنا ضروری سمجھا تھا۔ تو یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ سینٹ کے ممبروں نے ان کو کیوں قلم زد نہ کر دیا معلوم ہوتا ہے۔ سنڈیکیٹ کے ممبروں نے ان فقرات کو مسلمانوں کے لئے تکلیف دہ خیال نہیں کیا۔ ورنہ وہ ضرور ان کی اصلاح کرنے کی کوشش کرتے۔ اور مسلمانوں کی دل آزاری نہ ہونے دیتے۔ مگر اس خیال سے وہ اپنے عہدہ کی ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ اور خاص کر وہ ممبر جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ کیونکہ دوسرے تو اسلام سے عدم واقفیت کی وجہ سے معذور سمجھے جا سکتے ہیں۔ مگر وہ یہ عذر نہیں کر سکتے اس لئے ان ناگوار فقرات کا اصل ذمہ دار انہیں کو قرار دینا چاہیئے ان کے ممبر بنائے جانے کی غرض یہی ہے کہ وہ مسلمانوں کے ہر قسم کے حقوق کی نگہداشت کریں۔ ان کے مذہب انکی قوم اور ان کے بزرگوں انکے پیشواؤں کے متعلق اگر کوئی غلطی سرزد ہو۔ تو اس کی اصلاح کے لئے کوشش کریں۔ اور صحیح صحیح حالات پیش کریں۔ لیکن کیا انہوں نے ان فقرات کے خلاف کبھی آواز اٹھائی۔ یا اس ریڈر کو نصاب سے خارج کرانے کی کبھی کوشش کی۔ اگر وہ ایسا کرتے انہیں کامیابی نہ ہوتی۔ تو پھر وہ معذور سمجھے جا سکتے تھے۔ لیکن ممکن نہ تھا کہ انہیں اس میں کامیابی نہ ہوتی۔ کیونکہ گورنمنٹ کبھی پسند نہیں کرتی۔ کہ کسی مذہب کے لوگوں کے مذہبی جذبات کو کسی قسم کا صدمہ پہنچے۔ بلکہ وہ ہر ایک ایسی بات کا انسداد کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہے۔ جو کسی مذہب کے پیرؤوں پر بالواسطہ یا بلاواسطہ اثر انداز ہو۔ لیکن اگر اسے وہ لوگ ایسی باتوں سے آگاہ ہی نہ کریں۔ جن کا اسنے یہ فرض قرار دے رکھا ہے۔ تو وہ بالکل بری الذمہ ہے۔ اور اس کے جواب مسلمان خود ہیں۔

افسوس! مسلمان اسلام سے ناواقف ہو چکے ہیں اور اسی ناواقفیت کا یہ نتیجہ ہے کہ انکے ذمہ دار شخص سید الکونین کے اس جگر گوشہ کی جس کی نسبت آپ نے خدا تعالیٰ سے خبر پاکر فرمایا ہے۔ فاطمۃ سیدۃ نساء اھل الجنۃ۔ کہ فاطمہ جنت کی خاتونوں کی سردار ہے۔ ہتک ہوتے دیکھتے ہیں لیکن کچھ محسوس نہیں کرتے۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ وہی الفاظ جو حضرت فاطمۃ الزہرا کے متعلق کہے گئے ہیں۔ وہی اگر کسی شخص کی ما یا بہن کے متعلق کہے جائیں۔ تو وہ برداشت کرلے۔ لیکن افسوس بنت رسول کی نسبت ان الفاظ کو سنکر سنڈیکیٹ کے مسلمان ممبروں کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ اور انہوں نے اس پر کوئی نوٹس نہ لیا۔ عام مسلمانوں کو اس سے عبرت پکڑنی چاہیئے۔ اور خدا کے اس برگزیدہ انسان کی بعثت کی ضرورت کو سمجھنا چاہیئے۔ جو انہیں مغز اسلام سے واقف کرنے اور حقیقی اسلام سکھلانے آیا ہے۔

ابھی کوئی زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ جبکہ اسی یونیورسٹی کے بی اے کلاس کے عربی پرچہ کے متعلق مسلمانوں کو یہ شکایت پیدا ہوئی تھی کہ اسمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کیگئی ہے۔ اس شکایت کو یونیورسٹی نے نہایت توجہ سے سنا۔ اور بڑی عقلمندی سے رفع کیا تھا یعنی اس کے متعلق پبلک طور پر معافی شائع کردی تھی۔ اور جس ممتحن نے وہ پرچہ مرتب کیا تھا اس کے متعلق سنڈیکیٹ نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ دوبارہ یونیورسٹی کے کسی امتحان میں ممتحن مقرر نہیں ہو سکیگا۔ نیز اس پرچہ کو امتحان سے خارج کر دیا گیا تھا۔ لیکن کیا رونے کا مقام تھا کہ اس پرچہ کا مرتب کرنا بھی ایک مسلمان ہی کے سپرد تھا۔ اور وہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کا موجب ہوا تھا۔ کاش کہ مسلمان ان حالات پر غور کریں اور دیکھیں کہ جب اسلام خود مسلمان کہلانے والوں کے ہاتھوں اسقدر نقصان اٹھا رہا ہے۔ تو اس کی حفاظت کے لئے کسی ایسے مصلح کی ضرورت ہے یا نہیں جسے خدا تعالیٰ بھیجے۔

ان حالات کے ماتحت ہمیں الہ آباد یونیورسٹی سے اس معاملہ میں اس قدر شکایت نہیں ہو۔ جسقدر مسلمان ممبروں سے ہے۔ لیکن ہم امید رکھتے ہیں کہ میکمیلن ریڈر حصہ پنجم کے جس سبق کے متعلق صدائے احتجاج بلند کیگئی ہے۔ اسکی اصلاح کرکے یونیورسٹی ہمیں اور تمام ان مسلمانوں کو جو اپنے سینہ میں بانی اسلام اور اس کے مقدس اہلبیت کے ساتھ محبت رکھتے اور انہیں اپنی جان سے زیادہ عزیز سمجھتے۔ شکر گذاری کا

موقعہ دیگی ۔ اور آیندہ احتیاط کریگی ۔ تاکہ اس قسم کی شکایت نہ پیدا ہونے پائے ۔ یہ تو ظاہر ہی ہے کہ اس سبق کے چند فقرات کو کاٹ کر اصلاح کر دینے سے اس کتاب کے پڑہانے میں کوئی نقص نہیں پیدا ہو جائے گا ۔ اور نہ ہی اس کے پڑھنے والوں کی علمیت میں ان رنجیدہ فقرات کے نہ پڑھنے سے کمی واقعہ ہو جائیگی ۔ ہاں ممکن ہے ۔ اس سے کسی قدر مالی نقصان ہو لیکن یہ نقصان کوئی ایسا نقصان نہیں ہے جس کی اس نقصان کے مقابلہ میں کچھ پروا ہونی چاہیئے ۔ جو موجودہ صورت میں ہو سکتا ہے ۔ کیونکہ مسلمان حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی نہ صرف اس لئے عزت و تکریم کرتے ہیں کہ وہ ان کے نہایت ہی پیارے آقا اور راہ نما کی لخت جگر ہیں ۔ بلکہ ان کی ذاتی صفات اور خصائل بھی چونکہ نہایت اعلیٰ درجہ کی اور قابل تقلید ہیں ۔ اسلئے وہ ان کے نقش قدم پر اپنی ماں بہنوں کا چلنا ۔ دین و دنیا میں کامیاب ہونا یقین کرتے ہیں ۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے ۔ کہ مسلمانوں کے دلوں میں ان کی کس قدر عزت و تعظیم ہے

پس ہم الہ آباد یونیورسٹی کے کارکنان کی خدمت میں مکرر گذارش کرتے ہیں کہ وہ بہت جلد ان فقرات کی اصلاح کی طرف توجہ فرمادیں ۔ اور آیندہ کے لئے اسبات کا خاص انتظام کر دیں کہ اس قسم کی شکایات نہ پیدا ہوں ✤

نکاح بیوگان کے متعلق ہندو دہرم کی معذوری اور مسلمانوں کی بے شعوری

ہندو دہرم کے جس طرح اور کئی ایک عجیب و غریب اصول ہیں ۔ اسی طرح ایک یہ بھی ہے کہ اس میں کسی بیوہ عورت یا لڑکی کو جس کی عمر خواہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو ۔ اور اس کے فرشتوں کو بھی علم نہ ہو کہ میری شادی کب ہوئی تھی ۔ اجازت نہیں ہے کہ دوبارہ شادی کر سکے ۔ کیوں؟ اس کا جواب دینا ہندو صاحبان کا فرض ہے ۔ انہیں بتانا چاہیئے ۔ کہ ہندو دہرم نے کس فائدہ کو مد نظر رکھ کر بیوہ عورتوں کو شادی کرنے سے منع کیا ہے ۔ کیا ایک بیوہ عورت میں اور خاصکر ایسی عورت میں جو بیوہ ہونے کے بعد بن بلوغت کو پہنچی ہو ۔ وہ جذبات اور خواہشیں باقی نہیں رہتیں ۔ جو صرف شادی کے ذریعہ پوری ہو سکتی ہیں یا کیا اس کا دل نہیں چاہتا ہے کہ اس کی گود بھری ہو یا کیا وہ اسبات کو پسند نہیں کرتی ۔ کہ اس کی عزت و حرمت کا محافظ ۔ اس کے کھانے پینے کا انتظام کرنے والا ۔ ایک مرد اس کا سرپرست ہو ۔ ضرور پسند کرتی ہے پھر بتایا جاوے کہ اس بیچاری سے کونسا اتنا بڑا گناہ یا قصور سرزد ہو جاتا ہے کہ جس کی پاداش میں ہندو دہرم اسے ایسی سخت سزا دیتا ہے کہ جو اس کی جائز اور فطرتی خواہشات کو کچل کر اسے زندہ درگور کر دیتی ہے ۔ کیا یہ اسبات کا ثبوت نہیں ہے کہ ہندو دہرم بیچاری بیوہ عورتوں اور لڑکیوں پر اتنا بڑا بوجھ لادنا چاہتا ہے ۔ جو ان کے لئے ناقابل برداشت ہے؟ اس کا جواب واقعات دے رہے ہیں ۔ چنانچہ ایک آریہ اخبار اپنے تازہ پرچہ میں لکھتا ہے

"ہر روز صدہا بیوگان اور کروڑوں ہندو لڑکیاں جن پر بد ہوا ہونے کا خواہ مخواہ الزام لگایا جاتا ہے غیر مذہب میں جا رہی ہیں"

اس بیان کو صحیح ماننے میں کسی کو انکار نہیں ہو سکتا ۔ اور نہ ہی ہونا چاہیئے ۔ کیونکہ بیوہ عورتوں پر اسقدر سختی کرنا اور بہت سے برے نتائج میں سے ایک نتیجہ ہونا بھی ضروری ہے ۔ مگر باوجود اس کے ہم ہندو صاحبان کو معذور سمجھتے ہیں کیونکہ ان کا مذہب انہیں اس قسم کی خرابیوں کے دور کرنے کی کوئی راہ نہیں بتلاتا ۔ لیکن کس قدر افسوس ہے ۔ ان لوگوں پر جو اس اسلام پر چلنے کا دعویٰ کرتے ہوئے جس نے عقد بیوگان کی انکحوا الایامیٰ منکم (۲۴ ۔ ۳۲) کے ذریعہ خاص طور پر تاکید کی ہے ۔ اور اس نبی اعظم صلعم کے متبع کہلاتے ہوئے جس نے خود بیوہ عورتوں سے نکاح کئے ۔ اور دوسروں کے کرائے ۔ عقد بیوگان کی عملی طور پر مخالفت کرتے ہیں ۔ اور بخیال خام اس میں اپنی ہتک اور بے عزتی سمجھتے ہیں وہ سوچیں ۔ اور غور کریں کہ انکی عزت ان کی بڑائی ان کا درجہ ان کا رتبہ اس انسان کے مقابلہ میں کیا ہے ۔ جو سید ولد آدم کے لقب سے ملقب ہے ۔ پس جب اس نے اسبات میں اپنی ذرہ بھر بھی ہتک نہیں سمجھی ۔ بلکہ اپنے عمل سے اس کی پسندیدگی کی شہادت دے دی ہے ۔ تو پھر ان کا کیا حق ہے کہ اسے ناپسند کریں ۔ پھر کیا وہ اپنے سینوں پر ہاتھ رکھ کر بتلا سکتے ہیں کہ ان کے جوان بیوہ لڑکیوں یا بہنوں کو گھر میں بٹھا رکھنے سے انکی عزت و آبرو کو تو کوئی منفعت نہیں پہونچا ۔ کاش! یہ لوگ ان ذلتوں اور رسوائیوں سے ہی سبق حاصل کرتے جو انہیں بحر خجالت میں غرق کرنے کے لئے آئے دن ان کی آنکھوں کے سامنے ہوتی رہتی ہے ۔ اور اسلام کے اس نہایت ہی ضروری اور مفید حکم کی خلاف ورزی کرنے کے مرتکب نہ ہوتے ۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ مسلمانان درگور و مسلمانی درکتاب والا معاملہ ہے ۔ مسلمان اپنے قول اور فعل سے اسلام سے بیگانہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منکر ہونے کا ثبوت دے رہے ہیں ۔ اسلام کے لئے باعث ننگ اور اسلام کو اپنے افعال سے بدنام کر رہے ہیں ✤

ایسے موقعہ پر کیا ہم سمجھدار اور عقلمند لوگوں سے نہیں پوچھ سکتے ۔ کہ اس سے بڑھکر نازک اور خطرناک وقت اسلام پر اور کونسا آئے گا ۔ جبکہ خدا تعالےٰ کسی مصلح کو اپنی مخلوق کی اصلاح اور دین اسلام کی تائید کے لئے مبعوث فرمائیگا ۔ مصلح کے مبعوث ہونے کا یہی وقت ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد کو عین وقت پر بھیجدیا ۔ اب جس کا جی چاہے ۔ قبول کرے اور جس کا جی چاہے نہ کرے ✤

قابل افسوس فعل

فتنہ و فساد پیدا کرنے کی جو بھی تحریک کرے ۔ وہ برا کرتا ہے ۔ لیکن جب اسکے کرنیوالے وہ لوگ ہوں جو مصلح ہونے کے مدعی ۔ اور مادر وطن کے سچے خیر خواہ ہونے کا دعویٰ کریں تو بہت ہی خطرناک اور نقصان رساں بات ہوتی ہے ۔ ہمیں یہ معلوم ہو کر سخت افسوس ہوا ۔ کہ مدراس کی ہوم لیگ نے ان لوگوں کے لئے جنہیں گورنمنٹ ہند نے "قانون حفاظت ہند" کے ماتحت نظر بند کیا ہے ۔ تمغے بنوائے ہیں ۔ جن پر جیلخانہ کی شکل اور F.I یعنی

Fellow of the Interned

(نظر بندوں کی برادری) کندہ کئے ہیں ۔ اس سے سوائے اس کے اور کوئی غرض معلوم نہیں ہوتی کہ لوگوں میں ایسے افعال کے مرتکب ہونے کی تحریک کی جائے جو گورنمنٹ کی نظر میں ناپسندیدہ ہیں ۔ اور جن کے انسداد کے لئے اسے نظر بندی کا قانون بنانا پڑا ہے کاش! یہ لوگ عقل سے کام لیتے ۔ اور اپنے ملک و قوم کے لئے [illegible]

ترقی اسلام کی رپورٹ

بابت ماہ جون ۱۹۱۷ء

ترقی اسلام کی طرف سے جیسا کہ احباب کو معلوم ہے وقتاً فوقتاً رپورٹیں شائع ہوتی رہتی ہیں لیکن اب ارادہ ہے کہ ایسی رپورٹیں باقاعدہ ماہ بماہ احباب تک پہنچ جایا کریں اسلئے میں مختصر طور پر ماہ جون کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں جو دوست ان رپورٹوں کو غور سے پڑھیں۔ ان کو چاہئے کہ اپنی رائے سے مجھے اطلاع دیں کیونکہ اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے جو شخص کام کر رہا ہو بعض دفعہ اسے مصروفیت کی وجہ سے ایسی باتیں نہیں سوجھتیں جو دوسرے غور سے دیکھنے والے احباب کو سمجھ میں آتی ہیں۔

دیہاتی مدارس اس رپورٹ میں میں سب سے پہلے ترقی اسلام کے دیہاتی مدارس کی حالت دوستوں کے سامنے عرض کرنا چاہتا ہوں فی الحال ترقی اسلام کے متعلق ۳۹ سکول ہیں ان میں اکثر سکولوں کو سرکاری امداد ملتی ہے اور جن کو نہیں ملتی ان کے متعلق کوشش کی جا رہی ہے۔ اس مہینے میں دو نئے سکول کھولے گئے ایک گھٹالیاں ضلع سیالکوٹ میں جہاں کے احباب نے ماہانہ ۱۵ روپے سکول کے ابتدائی اخراجات کے لئے عنایت فرمائے ہیں یہ سکول ابھی مشکلات میں ہے کیونکہ وہاں ایک عیسائی مشن سکول ہے جسمیں اکثر جوہڑے تعلیم حاصل کرتے ہیں انہوں نے ہمارے احمدی احباب پر ایک جھوٹا مقدمہ بھی کھڑا کر دیا ہے۔

دوسرا اسکول چک ۹۸ میں کھولا گیا ہے جہاں کے احباب نے ابتدائی اخراجات کے لئے مبلغ ۵۰ روپے اور اکتوبر میں اور مبلغ ۵۰ روپے اور دینے کا وعدہ کیا ہے اسکے علاوہ چک ۹۹ میں جہاں ایک لڑکوں کا سکول ہے ایک لڑکیوں کا سکول کھولنے کی تجویز ہے جو عنقریب انشاء اللہ عمل میں آویگی۔

نارمل سکول قادیان میں ایک نارمل سکول کھولنے کی تجویز ہے جس کے لئے ایسے لڑکوں کی ضرورت ہے جو مڈل پاس ہوں یا کم از کم مڈل تک تعلیم حاصل کر چکے ہوں مبلغ ۵ روپے ماہوار وظیفہ دیا جائے گا اور امتحان میں کامیابی کے بعد انہیں دیہاتی سکولوں میں لگایا جاوے گا جہاں ابتدائی تنخواہ مبلغ ۲۰ روپے ہوگی ایسے مدرسین کی گورنمنٹ سکولوں میں بھی اکثر ضرورت رہتی ہے ان کو گورنمنٹ کے دیہاتی سکولوں میں بھی نوکری مل سکتی ہے یہ نارمل سکول یکم اکتوبر سے جاری ہو جاویگا اسلئے جن لڑکوں نے داخل ہونا ہو۔ وہ اپنی درخواست ابھی سے روانہ کر دیں۔

ولایت میں تبلیغ جناب مفتی محمد صادق صاحب اور قاضی عبداللہ صاحب مبلغین انگلستان کے حالات اکثر احباب تک "الفضل" کے ذریعہ پہنچ ہی جاتے ہیں مفتی صاحب کے بابرکت وجود کے وہاں جانے سے اسلام لانے والوں کی رفتار کی یہ حالت ہے کہ تقریباً ہر ہفتہ کوئی نہ کوئی شخص مسلمان ہو جاتا ہے لیکن جماعت کو اس خوشخبری کے ساتھ اس طرف بھی توجہ کرنی چاہئے کہ ولایت کے اخراجات اب پہلے کی نسبت بہت بڑھ گئے ہیں معمولی ماہواری خرچ پچھلے ماہ میں ۵۱ پونڈ ہوا ہے اور ابھی یہ تجویز ہے کہ ایک اور صاحب ولایت بھیجے جاویں جو کھانا وغیرہ کا انتظام کر سکیں اور دفتر کے کام میں بھی مدد دے سکیں اسلئے فوراً ایک ہزار روپے کی ضرورت ہے نیز ایک مکان خریدنے کی تجویز ہے جس کا ایک حصہ مسجد کا کام بھی دیگا۔ جس کے لئے کم از کم اندازہ سات سو پونڈ کا ہے قاضی صاحب کے تار پر معمولی خرچ کے علاوہ ۷۰ پونڈ اسی ہفتہ روانہ کئے گئے ہیں اسلئے ضروری ہے کہ احباب اس فنڈ کی طرف خاص توجہ کریں اس فنڈ کا انتظام خاص حضرت خلیفۃ المسیح کی ہی تحویل میں ہے اسلئے یہ روپیہ حضرت صاحب کے ہی نام آنا چاہئے اور کوپن میں صاف طور پر "مد تبلیغ ولایت فنڈ" لکھا ہوا ہو۔ احمدی مستورات میں جو چندہ کی تحریک کی گئی ہے وہ بھی خاص اسی فنڈ کی ہے۔

مارشس میں تبلیغ مارشس میں صوفی غلام محمد صاحب بدستور تبلیغ میں کامیابی کے ساتھ مشغول ہیں مولوی عبید اللہ صاحب عنقریب ان کی مدد کے لئے روانہ ہونے والے ہیں مولوی صاحب کے ساتھ انکے اہلخانہ اور صوفی صاحب کی بیوی اور بچے بھی جاوینگے یہ تمام قافلہ آٹھ اشخاص کا ہے مولوی صاحب کے وہاں پہنچنے پر مارشس سے ساحل مشرقی افریقہ اور میڈیگاسکر میں بھی تبلیغ کی جائے گی جہاں کہ مارشس کے احمدی احباب کی رشتہ داریاں ہیں مولوی صاحب صوفی صاحب کے کام کو مارشس میں جاری رکھینگے اور صوفی صاحب میڈیگاسکر اور افریقہ کے مشرقی ساحل میں دورے سے تبلیغ کرینگے سیرالیون جو مغربی افریقہ میں ہے جہاں کہ ہماری ایک جماعت قائم ہو چکی ہے وہاں مولوی صدر الدین صاحب جو ایک نو مسلم گر جو شیلے احمدی ہیں کی تبلیغ سے چار اور احباب سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے ہیں ان لوگوں کی طرف سے تار اور خطوط آئے تھے کہ مغربی افریقہ میں بھی کوئی مبلغ بھیجا جاوے لیکن چونکہ ترقی اسلام کی حالت پہلے ہی کمزور ہے اور قوم اسکی طرف اسقدر توجہ نہیں کرتی جتنی کہ ہونی چاہئے اسلئے فی الحال ہمارے لئے وہاں مبلغ روانہ کرنا قریباً ناممکن ہے اللہ تعالیٰ کی مشیت میں جو وقت مقرر ہے جب وہ آجاویگا تو خود اسباب مہیا ہو جاوینگے سیلون میں مسز بکینی جو ایک تعلیمیافتہ خاتون ہیں اور ٹی ڈبل یو فلائی سکرٹری انجمن احمدیہ سیلون کے والد صاحب نے بیعت کی ہے۔

دیگر مبلغین اور ان کی تبلیغی کوششیں حسن موسیٰ خانصاحب مبلغ آسٹریلیا اپنی ہمت اور طاقت کے مطابق تبلیغ میں مشغول ہیں آپکی صحت آجکل کمزور ہے احباب ان کے لئے دعا فرماویں۔

اس ماہ میں مولوی ابراہیم صاحب مالاباری کو مدراس کے بعض علاقوں میں تبلیغ کے لئے بھیجا گیا ہے آپ وہاں کئی سال تک رہے ہیں اور وہ کانداری سے اپنا گذارہ چلایا کرتے تھے لیکن آخری پانچ ماہ بعد مولوی صاحب کو ترقی اسلام سے وظیفہ دیا گیا تاکہ آپ فکر معاش سے سبکدوش ہو کر پوری طرح دینیات کی طرف توجہ کر سکیں اسکے بعد آپکو مدراس کی طرف روانہ کیا گیا ہے اور آجکل آپ ماہی میں جو کہ ایک فرانسیسی علاقہ ہے تبلیغ کر رہے ہیں مولویصاحب کو اس علاقہ میں بھیجنے کی ایک خاص وجہ یہ بھی تھی کہ احمدیت اس طرف خوب سرعت سے ترقی کر رہی ہے اور ان نوآموز احباب کے لئے ضروری تھا کہ انہیں کوئی نہ کوئی مغز اسلام سے پوری طرح واقف کرتا رہے۔

سیلون کے باہمت احباب نے وہاں سے احمدیت کی تبلیغ کے لئے ایک ہفتہ وار اخبار جاری کیا ہے جس کا ایک حصہ انگریزی میں اور ایک حصہ تامل میں ہے احمدیت کے دشمنوں نے کولمبو میں کوشش کی تھی کہ احمدیوں کو اسلامی مسجدوں میں نمازیں ادا کرنے اور قبرستانوں میں مُردے

دشمن کو نیست و نابود کر جاوے لیکن الحمد للہ آمیں ان کو ناکامی ہوئی۔

احمدیت کے لئے جو خاص لوگ کام کر رہے ہیں انہیں سے ایک صوفی محمد عثمان صاحب ہیں ان کے ذریعہ حال ہی میں اپر برہما میں ایک نئی احمدی جماعت قائم ہوئی ہے جسمیں اکثر برہما کے باشندے ہیں وہاں سے جو خط آیا ہے اسکے بعض حصے اسلئے نقل کئے جاتے ہیں کہ احباب ان لوگوں کے اخلاص اور تبلیغی کاموں میں حصہ لینے کے شوق اور آمادگی کا اندازہ لگا سکیں صاحب خط عبد اللہ خان صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"مجھے ایک بات دریافت کرنے کی ازحد ضرورت ہے۔ اور وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رسالہ یا کتاب بزبان تامل مدراس یا کولمبو یا کسی اور جگہ میں چھپے ہوں یا فروخت ہوتے ہوں تو بندہ کو مطلع فرمادیں کیونکہ مدراس کے مسلمان بہت ہیں میں خود منگوا کر انہیں مفت تقسیم کرنا چاہتا ہوں۔

دیگر عرض یہ ہے کہ مجھ کو الفضل ہی کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ ملک فرانس میں فرنچ زبان میں ٹیچنگ آف اسلام کا ترجمہ ہو کر کتاب پڑی ہوئی ہے اور اب اسکی تقسیم کے لئے اور کچھ روپے کی ازحد ضرورت ہے جناب من! میں نے اس تحریر کو پڑھکر یہاں پر بہت جلد چندہ جمع کرنا شروع کیا پھر بھی دیر ہو ہی گئی مگر اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ میری محنت ضائع نہیں گئی اور ہم لوگ یہاں پر جتنے احمدی ہیں ان سے چندہ ذیل کی رقمیں وصول کر کے معرفت حضور خلیفہ ثانی روانہ کرتا ہوں انشاء اللہ یہ چندہ آپکو ضرور پہنچ جائے گا

ابراہیم صاحب	عہ
عبد اللہ خاں سوداگر	عہ
کے ایم ابراہیم	صہ
الہ یار خاں	صہ

کل ۔۔۔ ۔

یہ جو کچھ سچے اسلام کی برکتیں اب ہمکو نصیب ہوئی ہیں یہ سب مولوی محمد عثمان صاحب کی طفیل ہے خداوند کریم ان کی زبان مبارک میں اور زیادہ برکت و تاثیر عطا فرمائے آپ بھی دعا کریں۔ آجکل مولوی صاحب موصوف ہم سے بہت دور گئے ہوئے ہیں انکی دینی و دنیاوی ہر دو کامیابیوں کے لئے دعا فرماویں۔ باقی خیریت ہے۔"

تبلیغی وفود اور جلسے

مئی کے آخری ہفتہ میں سیالکوٹ میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جسمیں احمدیوں کو اللہ تعالےٰ نے ہر جنگ میں دشمنوں پر غلبہ دیا۔ انہی ایام میں قصور ضلع لاہور میں ایک جلسہ ہوا جہاں سید سرور شاہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور مولوی عبد الرحمن صاحب تشریف لے گئے تھے۔ اس جلسہ کا جو اثر ہوا وہ ایک خط سے ظاہر ہوتا ہے جو ابھی تین چار دن ہوئے مجھے ملا جسمیں لکھا تھا کہ "اس شہر میں احمدیت کا عام چرچا ہو گیا ہے لوگوں میں تحقیقات کا شوق پیدا ہو گیا ہے اور بعض لوگ بالکل قریب آ گئے ہیں۔ ان لوگوں کے آخری شکوک و شبہات کو دور کرنے کے لئے مولوی غلام رسول صاحب کو پھر قصور روانہ کیا جاوے اور ایسا انتظام کیا جاوے کہ ہر ماہ میں مولوی صاحب کم از کم ایک ہفتہ قصور میں گزارا کریں" اسکے بعد سالانہ ریاست پٹیالہ میں مباحثہ تھا۔ جہاں میر قاسم علی صاحب کو بھیجا گیا لیکن مخالف مولوی وہاں مقابلہ پر نہیں آئے اسلئے مخالفین پر بہت اچھا اثر ہوا اور وہاں کی جماعت کی طرف سے شکریہ کا خط آیا ہے اسکے بعد سید والے میں جلسہ ہوا جہاں مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری مبلغ ضلع امرتسر تشریف لے گئے تھے میاں عبد العزیز صاحب پسر میاں چراغ الدین صاحب لاہور۔ ضلع کانگڑہ کے علاقہ میں تبلیغ کے واسطے بھیجے گئے۔ آپ نے نور پور۔ دہرمسالہ کانگڑہ جوالامکھی۔ نادون وغیرہ میں دورہ کیا اور متعدد لیکچر دئے جنکا بہت عمدہ اثر ہوا اور اس طرف تبلیغ کا وسیع میدان کھل گیا۔ چونکہ معلوم ہوا تھا کہ مرہم عیسےٰ وہاں فتنہ پھیلا رہا ہے اور مثل مشہور ہے کہ لوہے کو لوہا کاٹتا ہے اسلئے میاں عبد العزیز صاحب کو وہاں بھیجا گیا۔ آپکے وہاں پہنچتے ہی مرہم عیسےٰ تو واپس چلا آیا اور آپکے ذریعہ سے دو دوستوں نے بیعت خلافت کی۔

بنوں میں تبلیغ کے لئے حافظ روشن علی صاحب میر محمد اسحٰق صاحب تشریف لیگئے۔ چار دن تک وہاں تبلیغ ہوتی رہی غیر مبائعین سے بھی گفتگو کا موقعہ ملا حافظ صاحب بیان فرماتے ہیں کہ وہ آخر میں مبہوت ہو گئے تھے۔

بنوں کے غیر مبائعین میں سے دو ایسے دوست ہیں جن سے مجھے محبت ہے اسلئے میں ان کے نام شایع کئے دیتا ہوں تاکہ احباب ان کے لئے دعا فرماویں ڈاکٹر غلام محمد صاحب بٹ جو قادیان کے پرانے طالب علم ہیں دوسرے خانصاحب محمد عجب خان جنکے نام نامی سے پہلے بھی اکثر احباب واقف ہیں۔

پیغامی ایبٹ آباد کو گرمیوں میں اپنا مرکز بناتے ہیں اسلئے یہ ضروری خیال کیا گیا ہے کہ ہماری طرف سے بھی کچھ دوست ان کے فتنہ کو دور کرنے کے لئے اور تبلیغ کے لئے وہاں پہنچ جاویں۔

چنانچہ مولوی محمد جی صاحب مولوی فاضل جو اس علاقہ کے باشندے اور حضرت خلیفہ اول رضہ مرحوم کے شاگردوں میں سے ہیں اور میاں عبد العزیز صاحب لاہوری ہزارہ کے ضلع میں بھیجے گئے ہیں مولوی محمد جی صاحب داتہ مانسہرہ اور پکھلی کے علاقہ میں دورہ کرینگے اور میاں عبد العزیز صاحب ایبٹ آباد خاص اور اسکے گرد و نواح میں تبلیغ کرینگے

متفرق اخراجات

لدھیانہ میں ہمارے ایک احمدی بھائی پر ہتک عزت کا جو دعویٰ کیا گیا ہے اور اسکی پیروی کے لئے مولوی فضل الدین صاحب مختار کئی بار بھیجے گئے ہیں اور ملتان میں ایک غریب احمدی بھائی پر مقدمہ ہے اسکے متعلق بابو فخر الدین صاحب ملتانی دو بار روانہ کئے گئے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے رعیہ ضلع سیالکوٹ میں دورہ کیا۔ آپکی تبلیغ سے کئی ایک معزز احباب سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے اور عیسائیوں اور سکھوں اور آریوں کو مباحثات میں ناکامیابی ہوئی۔

مندرجہ ذیل احباب اپنے اپنے علاقوں میں تبلیغ احمدیت میں کوشاں ہیں چوہدری غلام قادر صاحب و مولوی عبد اللطیف صاحب و چوہدری عبد السلام ضلع ہوشیارپور وجالندھر میں مولوی عبد الواحد صاحب برہمن بڑیہ میں جنہوں نے آجکل ایک بنگالی ٹریکٹ بنگال میں شائع کیا ہے مولوی ابراہیم صاحب امرتسر میں مولوی عبد الصمد صاحب ریاست پٹیالہ میں چوہدری نصر اللہ خانصاحب اور حکیم فضیل احمد صاحب نے ملکر سیالکوٹ کے ضلع کے علاقہ میں کئی بار دورہ کیا سید محمد لطیف صاحب ضلع لائلپور میں مولوی عبد العزیز صاحب مبلغ علاقہ ملتان جو کہ آجکل رخصت پر ہیں۔ حافظ جمال احمد صاحب علاقہ راولپنڈی میں لیکن انکی طرف سے کوئی خط نہیں آتا جاتا امید ہے کہ خیریت سے ہونگے

قرآن کریم اور وید کی دُعا کا مقابلہ

ہمعصر آریہ گزٹ نے اپنی ۲۶ جولائی ۱۹۱۷ء کی اشاعت میں صفحہ ۳ پر " ویدامرت " کے عنوان کے ماتحت ایک وید منتر درج فرما کر اس کا یہ ترجمہ کر کے " ہے پرمیشور ! میری دو نو آنکھوں میں درشٹی رہے " اس کا مطلب ان الفاظ میں واضح کیا ہے کہ " وید منتر میں اس دیالو پرماتما سے پرارتھنا کیگئی ہے کہ ہے پرماتما ہماری دونو آنکھوں میں دیکھنے کی طاقت رہے "

نظر انصاف سے دیکھا جائے کہ وید نے یہ کیسی ناممکمل دعا سکھلائی ہے ۔ وید منتر کا منشاء ہے کہ آنکھوں کی بینائی تو موجود ہے ۔ اب دعا کی جارہی ہے کہ ہے پرمیشور اس بینائی کو قائم رکھنا ۔ اگر اس سے کچھ ظاہر ہوا ۔ تو یہی کہ دُعا انہی لوگوں کے لئے ہے جو پہلے سے آنکھیں رکھتے ہیں اور ان میں نور بھی ہے ۔ مگر غور کرو ۔ کیا یہ دعا مکمل ہے ۔ اگر مکمل ہے تو اس میں ان لوگوں کا کہاں ذکر کیا گیا ہے ۔ جو آنکھوں سے پہلے سے ہی بے نصیب ہیں ۔ اور ان میں نور کی کوئی جھلک تک بھی باقی نہیں ۔ اور پھر کیا اگر آنکھیں ہی ہوں ۔ اور دوسرے اعضاء کے لئے پرمیشور سے خیر و عافیت نہ طلب کی جائے تو بھی کس قدر نقصانات کا سامنا ہے ۔ ایک شخص آنکھیں رکھتا ہے ۔ مگر ہاتھوں سے تہیدست آنکھیں ہیں مگر پیر ندارد آنکھیں ہیں ۔ مگر کانوں پر جھاڑ ماری ہوئی ہے ۔ آنکھیں ہیں مگر زبان قوۃ تکلم یا قوت ذائقہ سے محروم ۔ آنکھیں تو ہیں مگر ناک اپنے کام سے معذور ۔ اسی طرح ہر ایک عضو جو خداوند خلاق نے اپنی حکمت کاملہ اور علم تامہ کے ماتحت انسان کو عطا فرمایا ہے جس کی موجودگی انسانی جسم کیلئے لازمی ہے ۔ ان میں سے کوئی ایک بھی اگر اپنا کام چھوڑ دے ۔ تو اس میں کیا شک ہے کہ انسان کے جسمانی نظام میں یقیناً فتور واقع ہو جاتا ہے ۔ پس دعا اس قسم کی ہونا چاہئیے تھی ۔ جو اپنی جامعیت کے لحاظ سے تمام اعضاء بلکہ تمام اعضاء ہی نہیں تمام نظام جسمانی کی ہر ایک حرکت و سکون اور تمام روحانی ضروریات پر حاوی ہوتی ۔ لیکن افسوس ہے ۔ کہ وید کے اس منتر میں یہ بات پائی نہیں جاتی ۔ یہ صرف آنکھوں کی بہتری کا خواہاں ہے حالانکہ انسان کا ذرہ ذرہ خدا کی ربوبیت کا محتاج ہے ؛

مگر قرآن پاک جو خدا کا کلام اور اسی کے منہ کی باتیں ہیں ۔ جیسا کہ دیگر مسائل کو علم اور حکمت کے ماتحت بیان فرماتا ہے ۔ اور ان میں کسی قسم کی نقص باقی نہیں رہنے دیتا ایسا ہی اُسنے مسئلہ دُعا کے متعلق بھی اس حکمت کو ملحوظ رکھا ہے جس سے مبرہن ہے کہ قرآن ایسی علیم و حکیم ہستی کی طرف سے ہے ۔ جو عالم غیب السمٰوات والارض ہے ۔ اور جس نے انسان کو پیدا کیا ۔ اور اس کی تمام ضروریات اور احتیاجات کو خوب جانتا ہے ۔ چنانچہ قرآن کی ابتدا میں ہی دعا سکھاتا ہے کہ تم ہم سے یہ دعا مانگا کرو ۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم ۔ اے اللہ ۔ رحمٰن ۔ رحیم رب اور مالک خدا ہم تیرے بندے تیرے ہی حضور آئے ہیں ۔ تیرے سوا ہمارے لئے کوئی ملجاؤ ماوی کوئی ناصر مددگار نہیں ۔ اور ہم نہیں جانتے کہ کونسی کونسی چیزیں ہمارے لئے ضروری ہیں اور کونسی غیر ضروری اور مضر ۔ ہم نہیں جانتے کہ کونسی راہ بے خطر و بے خار ہے ۔ اور کونسی پُر خطر و پرخار پس ہم کسی خاص ضرورت کا نام نہیں لیتے ۔ ہم تجھ سے ہر ایک وہ چیز مانگتے ہیں ۔ جو تو نے ان لوگوں کو دی ۔ جن پر تیرا انعام ہوا ۔ جو تیرے انعامات کے وارث بنے ۔ ہمارے ہر ایک کام میں ۔ ہر ایک فعل میں ۔ ہر ایک عضو میں تیری ہی برکتیں اور رحمتیں ہماری دستگیر ہوں ۔ اب کسی عضو کو لے لو ۔ کسی ضرورت کو لے لو ۔ کسی حاجت کو لے لو ۔ تمام انسانی اُمنگوں کو جو جائز ہیں ۔ کمال بلاغت کے ساتھ مختصر الفاظ میں بیان کر دیا گیا ہے کہ اس سے کم اور تھوڑے الفاظ میں تمام انسانی ضروریات کو باوجود ان کی بے پایان وسعت کے ہرگز ہرگز کسی الہامی کتاب نے بیان نہیں کیا ۔ اور نہ الہام کا منکر ۔ الہامی کتابوں کا مخالف اب بھی اپنے علم و فضل سے کسی زبان میں اتنے مختصر الفاظ میں اس وسیع مضمون کو بند کر سکتا ہے "

پس یہ ہے قرآن کا کمال جس کا قرآن کریم نے دعوٰی الیوم اکملت لکم دینکم میں کیا ہے ؛

اگر ہمارے آریہ دوست فرمائیں کہ وید نے دوسرے مقامات پر تمام انسانی ضروریات کے متعلق دعائیں سکھائی ہیں ۔ تو یہ دعوٰے قابل قبول نہیں ۔ اسلئے اول تو ان کو تمام ضروریات کے متعلق دُعائیں وید میں دکھلانی پڑینگی جس سے وہ یقیناً قاصر ہیں ۔ دوسرے جب انسانی خواہشات کا کوئی پایاں اور احصار نہیں ۔ تو پھر دُعاؤں کا کیسے ہو سکتا ہے ۔ تیسرے فصاحت ۔ بلاغت تامہ جس اعجاز کو قرآن کے مختصر الفاظ میں دکھا رہی ہے ۔ وہ اس بے حد تفصیل میں کہاں باقی رہے گا ؛

کھلی چٹھی بنام ایڈیٹر پیام صلح

ایڈیٹر صاحب پیام ! بعد ما وجب واضح ہو کہ آپ نے شروع سال کے پہلے ہی پرچہ میں میری تحریر کے حوالے میری نسبت لکھا ہے کہ میں نے کبھی کسی امر کو مشروط قرار دیکر یہ لکھا ہے کہ اگر ایسا ظہور میں نہ آیا ۔ تو مجھکو " کنجر " اور " حرامزادہ " سمجھنا ۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ کس جگہ میں نے لفظ " کنجر " اور " حرامزادہ " کا استعمال کیا ہے ۔ کیونکہ جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے ایسی صورت میں لفظ کنجر اور حرامزادہ کا استعمال نہیں کیا اور اگر کیا ہو ۔ تو آپ اس کا عکس شائع کر دیں تا یہ دونوں لفظ میری تحریر سے ثابت ہو کر آپ کے عدم افترا پر شہادت ہو سکے ۔ اور امید ہے کہ آپ پیام کی آئندہ کی اشاعت میں ایسی تحریر کا کہ جس میں دونوں لفظ موجود ہوں عکس شائع کر دینگے ۔ اور اگر آپ نے عکس شائع نہ کیا ۔ اور بات کو دوسرے الفاظ میں بدل دیا تو آپ کے اس اتہام و افترا کے جواب میں اور کیا کہیں کہ آپ نے ان الفاظ کو بطور افترا میری طرف منسوب کر کے اپنے " کنجر " اور " حرامزادہ " ہونے کا ثبوت دیا ۔ اور جو پیشگوئیاں میں نے پیامیوں کی تباہی اور بربادی اور سزا کے لئے کسی اپنی تحریر میں ذکر کی ہیں وہ حضرت مسیح موعود کی وحی کی بناء پر ہیں جو آپ کے الہامات میں موجود ہیں ۔ اور خواجہ کے متعلق جو پیشگوئیاں ہیں ۔ وہ اس کی اپنی خوابوں کی بناء پر ہیں جو بصورت تعبیر ذکر کی گئی ہیں ۔ اور بعض کسی پرچہ میں شائع ہوئیں ۔ لیکن افسوس کہ آپ لوگوں نے ان پر مضحکہ اُڑایا ۔ اور ہنسی کی لیکن آپ لوگ یاد رکھیں کہ وہ دن کہ جسمیں آپ لوگوں کو اپنے کئے پر ندامت اور ذلت پر ذلت اُٹھانی ہے وہ گذرا نہیں بلکہ باقی ہے اور ضرور آنیوالا ۔ میرے مجھی ...آپ لوگوں کے متعلق صرف الہام ذیل ہوا ہی ۔ النظر الی ابن المسیح اذا جاؤ رہ فی وقت المعضل (ترجمہ) یعنی وہ نظارہ قابل دید ہوگا ۔ جبکہ غیر مبائعین حضرت ابن المسیح کے حضور معذرت اور معافی کیلئے حاضر ہونگے ۔ اسوقت دیکھنا کہ وہ کیسے حسن سلوک سے پیش آتے ہیں ۔ یعنی لا تثریب علیکم الیوم کے معنوں میں ۱۲ ۔

غلام رسول راجیکی ؛

ہنگامۂ یورپ

لنڈن۔ رائٹر کے فرانسیسی جنگی صدر مقام کے نامہ نگار کا ایک پیام مظہر ہے کہ فرانسیسی توپخانہ کی آتشباری ایسی خطرناک اور پرزور تھی کہ جرمن تہز ویڈ پر اپنی پہلی اور دوسری لائن خالی کرنے پر مجبور ہو گئے اور فرانسیسیوں نے ان پر قبضہ کر لیا۔ بعد میں انہوں نے ان کو واپس لینے کی کوشش کی مگر ناکام رہے اس معرکہ کا سب سے زیادہ قابل ذکر پہلو یہ تھا کہ توپخانہ نے جرنیل پیسٹن (سپہ سالار افواج فرانس) کے اس خیال کے بموجب مہیب گولہ باری کی کہ اتحادیوں کی توپوں کی آتشباری جرمنوں سے پانچ گنی ہونی چاہیئے یہی نامہ نگار لکھتا ہے کہ یہ جنگ چونکہ ایک ایسے مقام پر ہوئی جہاں پانی کی سوتیں بہت قریب ہونے کی وجہ سے خندقیں اور گہرے دمدمے نہیں بنائے جا سکتے اسلئے جرمنوں کا بہت نقصان ہوا۔ اور انکی کثیر لاشیں ملی ہیں۔

لنڈن کی ایک تار خبر مظہر ہے کہ دشمن کی طاقتور فوجوں نے ایپرز کے مشرق اور شمالی مشرق کی طرف ویسٹ ہوک اور سین جولیئین کے درمیان ہمارے تازہ فتح کئے ہوئے مقامات پر جوابی حملہ کیا ہم متواتر کوششوں اور قدم جما کر لڑنے کے بعد سین جولیئین سے ہٹ آنے پر مجبور ہو گئے لڑائی ویسٹ ہوک کے لئے خاص طور پر سخت ہوئی اور ابھی جاری ہے۔

لنڈن کی تار برقی کی خبر بتلاتی ہے کہ انگریزوں نے حال میں ۵ ہزار سے زیادہ قیدی معہ ۹۵ افسروں کے گرفتار کئے ہیں چند توپیں اور متعدد کلدار توپیں اور کئی ایک دمدموں کی موٹریں ہاتھ آئی ہیں سارے ماہ جولائی میں ۱۸ میدانی توپیں ۵۳ کلدار توپیں اور ۳۲ دمدموں کی موٹریں چھینیں۔

باوجود ناموافقت موسم کے انگریزی ہوائی جہاز تمام دن آگے بڑھنے والے فوجیوں کے ساتھ ساتھ رہے اور دشمن کے ہوائی جہازوں اور سپاہیوں پر بم پھینکتے رہے۔ غنیم کے چند ہی ہوائی جہازوں نے اڑنے کی کوشش کی جنہیں سے چھ کو نیچے اتار لیا ہمارے تین ہوائی جہاز گم ہیں۔

رائٹر کے جنگی صدر مقام کے نامہ نگار نے تار دی ہے کہ بارش مسلسل اور پُرزور ہو رہی ہے اور جس میدان میں لڑائی شروع ہے وہ تو اچھے دنوں میں بھی اچھی حالت میں نہیں ہوتا مگر آجکل فوجی نقل و حرکت کے لئے بالکل ہی بیکار ہے تاہم موقعوں کو مضبوط کرنیکا کام باوجود خرابی موسم کے جاری ہے۔

فرانسیسی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ بلجیم میں خراب موسم بدستور قائم ہے ۔ بسے اپن لیناک کے مشرق اور کیے ادن کے مغرب میں توپخانہ کی عظیم الشان گولہ باری ہوتی رہی توپخانہ کی بڑی جدوجہد میوز کے بائیں کنارے پر واقعہ ہوئی جرمنوں نے پھر آدو کور کے قطعہ پر حملہ کیا مگر ناکام رہے

روما سے تار خبر مظہر ہے کہ مغربی محاذ میں واقعات کی رفتار کے باعث قیصر مارشل وان ہنڈنبرگ اور جنرل لوڈنڈارف گلیشیا سے واپس آ گئے ہیں۔

قیصر نے اپنی فوجوں کے نام حسب ذیل اعلان شائع کیا ہے جنگ کا تیسرا سال ختم ہو چکا ہمارے دشمنوں کی تعداد میں اضافہ ہو چکا مگر انکی فتح کے امکان میں زیادتی نہیں ہوئی پچھلے سال تم نے رومانیہ کو کچلا تھا اب سلطنت روس تمہاری ضربات تلے کانپ رہی ہے۔ ان دونوں ملکوں نے دوسروں کی خاطر اپنے آپ کو قربان کیا اور اب دونوں جاں بلب ہیں مقدونیہ میں تم نے دشمن کے حملوں کا خوب مقابلہ کیا ہے اور مغرب کی عظیم لڑائیوں میں بھی تم ہی غالب ہو تمہارے خط محاذ مضبوط اور تم اپنے عزیز وطن کو جنگ کی تباہی سے بچائے ہو بحری فوج نے عظیم نتائج حاصل کئے ہیں اور اسکی بدولت دشمن کی بحری کمان اور اسکی ہستی معرض خطر میں ہے ہم اور ہمارے اتحادی ۱۹۱۸ء میں کامیاب ہوں گے ہم پوری دلیری سے اپنی ہستی کے لئے لڑتے رہینگے ہم ناقابل شکست ہیں اور ہماری طاقت بڑھ رہی ہے خدا میدان جنگ میں ہمارے ساتھ ہے۔

اسکے علاوہ قیصر نے جرمن باشندوں کے نام ایک اعلان شائع کیا ہے جو یہ ہے۔

تین سال کی سخت لڑائی کے بعد ہم آج بھی اسی طرح صداقت پر مبنی جنگ کو کامیاب خاتمہ تک پہنچانے کے لئے آمادہ ہیں دشمن جرمن علاقہ کے لئے ہاتھ پھیلا رہا ہے مگر وہ کبھی اسے حاصل نہ کریگا اگر نئی قومیں شریک جنگ ہو رہی ہیں تو ہمیں اس کا خوف نہیں ہمارے دشمن ہمیں کمزور اور اپنے قدموں پر گرا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں مگر وہ کبھی غالب نہ آ سکینگے انہوں نے ہماری جدوجہد مستقل پر نفرت کا اظہار کیا۔ شاید وہ جانتے تھے کہ جرمن لڑ بھی سکتا ہے اب نئے جرمنی کی بدگوئیاں سنائے جہان میں کیں مگر وہ ہماری عظمت کو کم نہیں کر سکتے جرمن کامیاب اور بیخوف ہے اور آئندہ مشکلات کا بھی پورے طور سے مقابلہ کریگا اگر دشمن جنگ کو طول دینا چاہتا ہے تو اسکی تکالیف ہم سے بھاری ہونگی ہمیں چاہیئے کہ انتھک ہو کر لڑیں اور جد و جہد کریں لیکن جرمنی یقین رکھیں کہ ان کے جوش کو حرص و ہوس پر ضائع نہیں کیا جاتا بلکہ سلطنت کو آزاد اور مضبوط رکھنے کے لئے صرف کیا جاتا ہے جسمیں اسکے بچے بحفاظت رہ سکیں۔

لنڈن کی تار خبر مظہر ہے کہ ہفتہ مختتمہ ۲۹ جولائی میں ۱۰۶۱ جہاز اطالوی اور ۸۶۰ فرانسیسی تجارتی جہاز بندرگاہوں میں پہنچے اور ۹۹۵ اطالوی اور ۱۰۷۷ فرانسیسی بندرگاہوں سے روانہ ہوئے جنمیں سے چار بادبانی اور ۱۶۰۰ ٹن سے زیادہ وزن کے تھے اور ایک اس سے کم وزن کا غرق کئے گئے۔

ایکسا کی (روس) سرکاری کیفیت مظہر ہے کہ ہم نے رومنوں کی طرف حملہ کر کے ایک قصبہ کو چھین لیا اور بسپائن کے شمال میں دریا برگود کے عبور کر نیمیں جرمنوں کی ایک کوشش کو کامیاب نہ ہونے دیا لیکن غنیم نے دریا کے دیگر مقامات پر ہمکو پیچھے ہٹا دیا ہے ہمارے نقصانات کثیر ہوئے ہیں غنیم نے ہمکو دریائے نیسٹر اور پرتھ کے درمیان گریمنٹا کے مشرق کی طرف پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا

پیٹروگراڈ کا آیا ہوا ایک تار مظہر ہے کہ وزیر جنگ نے ایک گشتی چٹھی میں اعلان کیا ہے کہ افواج کی قوت مقابلہ کو از سر نو بحال کرنے کے لئے جو ضروری تدابیر عمل میں لائی گئی ہیں موجودہ مشکلات گورنمنٹ کو اپنے اصول کی فتح کے لئے جنگ کو جاری رکھنے میں حائل نہ ہونگی جبکہ یہ معلوم ہے کہ اس پر نہ صرف روس بلکہ تمام دنیا کی آزادی کا دار و مدار ہے پھر سے بحالی ہوئی اور تازہ دم افواج ایک خاص قوت سے فتوحات کی طرف قدم بڑھانے والی ہیں

صاحب نیوز ایجنسی کا مرسلہ تار مظہر ہے کہ روس کی حالت پر بحث کرتے ہوئے مسٹر لائڈ جارج وزیر اعظم نے بیان کیا کہ روس کی مدد کا پوری طرح اندازہ نہیں کیا جا سکتا وہ اس وقت لڑنا شروع کرتے ہیں جب ہمیں ان سے اسکی مطلق توقع نہیں ہوتی اور جب ان سے لڑنے کی توقع ہوتی ہے تو وہ خاموش ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔

پیٹروگراڈ کا تار برقی پیام مظہر ہے کہ بٹالین آف ڈیتھ (فوج اجل) کے مشہور رسالے نے جس کی قوت تین سو ملاحوں پر مشتمل تھی بجائے دو لائنوں کے جن کی تسخیر کا انہیں حکم دیا گیا تھا۔ دشمن کی چار لائنیں تسخیر کیں لیکن جب انہوں نے عقب سے مدد مانگی تو روسی سپاہیوں

باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس (۱۸۴) قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا